تعلیم کے ادارے میں تبدیل کرنا: اسلامی، اخلاقی اور قانونی اعتبار سے جائز ہے؟ اگر جائز ہے تو کس بنیاد پر اور اگر ناجائز ہے تو اس بارے میں آثارِ شریعت کیا رہنمائی دیتے ہیں؟

۲- کیا مسجد یا دینی مدرسے کے لیے ریاست کی جانب سے عطا کردہ زمین کا مجموعی رقبہ کسی دوسری غرض کے لیے کرایے پر دیا جاسکتا ہے؟ اس کی کس قدر گنجایش ہے یا اس کے ردّ میں اسلامی شریعت کے احکام اور نظائر کیا کہتے ہیں؟

۳- اگر یہ غیر قانونی ہے تو مدرسہ و مسجد کی انتظامی انجمن کے ذمہ داران اور کرایے پر حاصل کرنے والے ساہوکاروں کے درمیان معاہدے کی فی الواقع قانونی پوزیشن کیا ہے؟

۴- کیا مسجد و دینی مدرسے کے لیے ایک مرتبہ اعلان کردہ زمین، دوسرے کاروباری مقاصد اور 'منڈی کی معیشت' کے لیے استعمال کرنے کی غرض سے نیلام بھی کی جاسکتی ہے؟ یا وہ ہمیشہ کے لیے اسی دینی غرض کے لیے مخصوص رہے گی؟

۵- ایسی مشق (لین دین) میں ملوث افراد کے بارے شریعت کیا حکم لگاتی ہے؟

جواب: آپ کے گراں قدر سوالات کا جواب یہ ہے کہ ریاست یا ادارے یا کسی شخص نے جو قطعۂ زمین کسی خاص غرض کے لیے عطیہ کیا یا وقف کیا ہو، مثلاً مسجد اور دینی جامعہ کے لیے، تو اسے کسی بھی دوسری غرض اور دُنیوی تعلیم کے لیے استعمال کرنا امانت میں خیانت ہے۔

● نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار خصلتیں جس آدمی میں ہوں وہ پورا منافق ہے اور جس میں ان چاروں خصلتوں میں سے کوئی ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی: ۱- جب بات کرے تو جھوٹ بولے ۲- جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے ۳- جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے، اور ۴- جب جھگڑا کرے تو گالیاں دے۔ (بخاری، حدیث: ۳۴)

بیان کردہ صورتِ حال کے مطابق ریاست نے جو قطعۂ زمین دیا، وہ مسجد اور دینی جامعہ کے لیے دیا۔ اس لیے وہ مسجد اور دینی جامعہ کی امانت ہے۔ اسے کسی دوسرے ادارے کو دینا یا کسی دوسرے ادارے کو کرایے پر دینا، امانت میں خیانت ہے۔ جب یہ پلاٹ لیا تھا، تب معاہدہ کیا گیا